

سوال نمبر 1

جز 1

ترجمہ عبارت:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کا فنا ہو جانا آسان ہے ایک مرد مسلمان کے قتل کرنے سے دنیا: فُطی کے وزن پر ہے اصل میں دنیوی تھا و اؤ کو یا سے بدلا تو دنیا ہو گیا۔ یفت اقسام: ناقص

دنیا کا لغوی معنی: دنیوی سے مشتق ہے جس کا معنی ہے قریب اصل الٰہی معنی: یہ آخرت کی ضد ہے فنا ہو جانے والے جہان کو کہتے ہیں وجہ تسمیہ: دنیا کا معنی ہے قریب ہونا چونکہ یہ فنا ہونے کے قریب ہے اس لیے اس کو دنیا کہتے ہیں۔

جز 2

قتل مومن سے زوال دنیا اہوں کیوں؟

قتل مومن سے زوال دنیا اہوں اس لیے ہے کہ ایک عارف باللہ کا قتل ساری دنیا کی بربادی سے سخت تر ہے کیونکہ دنیا عارفین ہی کے لیے تو بنی ہے تاکہ وہ اس میں غور و فکر کر کے عرفان میں اضافہ کریں۔ اور یہاں اعمال کر کے آخرت میں کمال حاصل کریں۔ دو لکھائی پلاکت بابر ات کی پلاکت سے سخت تر ہے کہ مقصود وہ ہی بابر ات ہے۔

جز 3

قتل ناحق کی منزلت میں تین احادیث:

(1) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آسمان دوزخ کے عام رہنے والے ایسے مومن کافروں پہانے میں شریں ہو جائیں تو اللہ ان کو دوزخ کی آگ میں ڈال دیگا۔

۲۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کا خون گرانہ جائز نہیں

مگر تین خصلتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے

۱۔ محسن ہونے کے بعد زنا کرنا ۲۔ اسلام کے بعد کفر اختیار کرنا

۳۔ کسی کو ناحق قتل کرنا جس کے بدلے اسے قتل کیا جائے

۳۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ہمیشہ تین رفتا اور نیک کرے

والا ہوتا ہے جب تک وہ حرام خون کو نہ پہنچے۔ پس جب وہ حرام خون

کو پہنچ جاتا ہے تو سلسلہ رفتا ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر ۲

جز ۱

ترجمہ حدیث:

جب سلام کرنے تم پر پہنچی تو کہو وعلیکم۔

مضموم:

یہ ہے کہ جب پہنچی سلام کرنے تو تم وعلیکم کہو۔ کیونکہ اہل کتاب

مسلمانوں کو سلام کرنے وقت کہتے تھے السلام علیکم اس لیے حکم دیا گیا ہے کہ

تم صرف وعلیکم کہو تاکہ جو انہوں نے تمہیں بددعا دی وہ انہیں تکس پہنچے

جز ۲

علیکم سے مراد:

اس سے مراد ہے علیکم السلام یعنی تم پر صحت آئے۔

جز ۳

لفظی روایات:

جن روایات میں علیکم سے پہلے واؤ نہیں

ہے وہ راجح ہیں

واؤ والی روایت کے مخالف مضمی: وہ صحت تم پر آئے

واؤ کے بغیر مضمی: تم مر جاؤ۔ تو یہ اہتم بددعا ہے۔

جز ۱

ترجمہ حدیث:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا مومن کے لیے

قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت۔

مفہوم:

اس کا مفہوم یہ ہے کہ عموماً مومن دنیا میں مصائب و مشکلات

کا شکار رہتے ہیں تو گویا وہ ان کے لیے قید ہے اور کافر دولت مند کے

لیے تراشت و سکون ہے تو گویا وہ ان کے لیے جنت ہے۔

جز ۲:

تفصیلی بحث:

مومن کے لیے جو نعمتیں جنت کے انوار تیار ہیں

دنیا کی نعمتیں کتنی ہی اعلیٰ کیوں نہ ہوں ان کے مقابلے میں چھوٹی ہیں

اس لیے دنیا مومن کے لیے جیل اور قید خانہ ہے۔

کافر کے لیے جو خوف ہے اگرچہ دنیا میں اس کے لیے آرام و سکون ہے وہ

ان کے لیے بائیں صفیٰ جنت ہے کہ آگ و آلاعناب دالہ ہے اور کچھ بھر بھی

اس میں راحت و سکون نہیں ہے

برہمہ مسئلہ شریفی غنی 2012
سوال نمبر 1

جز 1

ترجمہ حدیث:

حضرت ابن عباس سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مسجدوں میں حدیں نہ قائم کی جائیں بیٹے کا باپ سے قصاص نہ لیا جائے
لا یقام الحد وکی علت و حکمت:

مسجد نماز اور اللہ تعالیٰ کے

ذکر کے لیے بنائی گئی ہے اللہ نے دوسرے کام اس میں نہیں دیوں گے۔

نیز حد لگانے کی صورت میں بھانگنا چھیننا، جلانا ممکن ہے۔

محمد آداب حد غلام

خون نکلے 8 خواہ ہے جس سے حکم ملو گے یہی

جز 2:

لا یقار میں اختلاف الہم:

امام مالک کا مذہب:

اگر باپ نے بیٹے کو خرچ کیا تو باپ سے قصاص لیا جائیگا

باقی الہم کا مذہب:

باقی الہم قصاص نہ لینے کے قائل ہیں:

یہ حدیث کن الہم کی دلیل ہے:

یہ امام مالک کے علاوہ باقی الہم کی دلیل ہے،

سوال نمبر 2

جز 1

غیر حرم خواتین کو سلام کرنا:

تفصیل

جائز نہیں ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر محرم خواتین کو سلام فرمانا:

اسکے دو جواب ہیں:

پہلا جواب: ممکن ہے کہ ان عورتوں کے اندر بعض عورتیں ایسی ہوں جن سے آپ کا رشتہ رخصاعت ہو۔ آپ نے انکی نیت کر کے سلام کیا ہو۔
دوسرا جواب: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے لیے بمنزلہ باپ کے ہیں لہذا وہ عورتیں غیر محرم نہیں ہیں۔
جز ۲:

غیر محرم عورتیں سلام کا جواب دینے سے منع ہیں:
اگر غیر محرم

عورتوں کو سلام کیا تو وہ اس کا جواب نہ دیں:
تفصیل:

غیر محرم بڑھئیوں کو سلام کرنے میں حرج نہیں تاہم اگر غصے وغیرہ کا خلع ہو تو احتراز کریں

سوال نمبر ۳

جز ۱:

ترجمہ حدیث:

امام حاکم سے روایت ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت لقمان سے کہا گیا کہ آپ کو اس اعلیٰ درجہ تک کس چیز نے پہنچایا تو آپ نے کہا سچی بات، امانت، اور بیہودہ گفتگو کو چھوڑ دینا۔

تعارف:

اس کے اندر اختلاف ہے راجح یہ ہے کہ حضرت لقمان درانا حکیم تھے نہیں نہ تھے۔ لیکن چونکہ وہ انبیاء کرام کے شاگرد رہے تھے انکی بابرکت محبت کی وجہ سے۔ درانی اور حکمت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہوئے۔

جز ۲

خط لثیرہ جملہ کی ترکیب نحوی: (ما بلف بک مانری)
صامع مفعول ہے اور بلف کا فاعل ہو ضمیر ہے بک میں باد زائرہ ہے
یا مفعول ثانی کی حرف صدقہ کرنے کے لیے ہے اور مانری مفعول ثانی ہے
بک میں باد:

اسکی دو صورتیں ہیں

- ۱ باد زائرہ بھی بن سکتی ہے۔
- ۲ باد تعدیہ کے لیے بھی بن سکتی ہے۔

جز ۳

ترک صال یعنی سے مراد:

ان کلمات سے مراد ہر وہ بات

ہے جو گناہ کی طرف لے جائے، خواہ جائز ہی کیوں نہ ہو اس کو چھوڑ دینا چاہیے۔

پوری قرین کا حاکم:

بے خائرم بے مقصد گفتگو سے بچنا یعنی وہ

گفتگو نہ کرنا جو دینی لحاظ سے تقویٰ کا وہ نہ ہو وہ گفتگو جسے فحول

بے خائرم کہا جاتا ہے، اس کے صبر نہ کرنا

برجہ مشکوٰۃ شریف سالانہ کام 2

سوال نمبر 1

جز (1):

اعراب: ترجمہ حدیث:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے
مرد کی مسلمان کے قتل پر آدھے مکہ کے ساتھ وہ آدمی اللہ تعالیٰ سے
اس حال میں ملے گا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا کہ یہ اللہ تعالیٰ
کی رحمت سے مایوس ہے۔

شکر سے مراد:

1 آدھا: مثلاً قتل کی بجائے اقل کی

2 مکہ کا اتنا حصہ جس سے قتل کا حکم پوری طرح الحاق ہوتا ہو۔

شکر کی ترکیب:

یہ منصوبہ بنزع الخافض ہے اصل میں بشرط تھا

اور مقول فیہ بھی ہو سکتا ہے

جز (2):

قتل ناحق کی ضرورت پر احادیث کی روشنی میں مفصل نوٹ:

عمر کی جان انتہائی قیمتی ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لزوال
الدنیا اھوں علی اللہ میں قتل رجل مسلم۔

اپنے اوصوں کو ہارنا، اور اس کی جان سے کھیلنا۔ ایسے جان نہیں بلکہ پوری

دنیا کو ختم کرنے کے مترادف ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا میں قتلتہ بغير

ترکیب کی ہے۔ نفس اور فی الاموال مع ما تم الکا ایسا

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا اور حدیث میں فرمایا۔ قیامت کے دن مقتول قاتل

کے باپوں سے کہیں گے اسکو رب تعالیٰ کی بارگاہ میں لے جائیگا اور کہے گا

اے اللہ مجھے جان اتونے دی تھی اسکو کس نے حق دیا کہ اس کے ساتھ کھیلے۔

سوال نمبر 3

جز 1

ترجمہ حدیث:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رکے بارے میں اگر
(جو رکے کرنے) پہلی بار تو اسکا ہاتھ کاٹو۔ پھر اگر دوسری بار رکے تو اسکا پاؤں
کاٹو۔ پھر اگر (جو رکے کرنے) تیسری بار تو اسکا ^{پاؤں} کاٹو۔ پھر بھی اگر
(جو رکے کرنے) چوتھی بار تو اسکا ^{پاؤں} کاٹو۔ ^{بیان}
تیسری جو رکے پر ہاتھ کاٹنے میں اختلاف الہ: ^{بیان}
امام شافعی نے نزدیک:

تیسری اور چوتھی بار جو رکے کرنے پر ہاتھ اور پاؤں

کاٹے جائیں گے

باقی الہ کے نزدیک:

دوبارہ جو رکے کرنے پر ہاتھ اور پاؤں کاٹے جائیں گے

اسکے بعد اس کے ہاتھ اور پاؤں نہیں کاٹے جائیں گے بلکہ ہمیشہ جیل میں
رکھا جائے گا۔

دلیل: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول مجھے شرم آتی ہے کہ اسکا ہاتھ پاؤں
نہ ہو جس سے وہ مستنجا نہ ہو چلے۔ باقی صحابہ سے بحث کی تو غالب
آگئے۔ لہذا اس پر صحابہ کا اتفاق ہو گیا۔ ^{آپ نے}

جز 2

حدیث مذکور کی مؤید ہے:

یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہے


امام شافعی کی دلیل کا جواب:

اسکے جواب میں:

امام طحاوی نے اس حدیث کو ضعیف کہا۔

2 نبی پاک علیہ السلام نے تیری اور چوتھی بار جو حکم دیا ہے یہ حکم تشریحی

نہیں ہے بلکہ سیاست پر محمول ہے۔ حاکم اگر اس میں بہتری سمجھے تو یہ کر سکتا ہے۔
پہلی بار نو سائیکہ کاٹیں گے۔

پہلی بار  پاتھ کاٹا جائے گا

17 یاں

پاتھ کاٹیا کریں:

فتح القدر وغیرہ میں تفریح ہے نہ اس پاتھ کو دفن کیا جائے

کیونکہ انسان کا عصبیہ اسکی بے حرمتی نہ ہو

بعض حضرات نے کیا اگر جو لینا چاہے تو لے سکتا ہے اسکو دے دیا جائے گا۔

سوال نمبر 3

جز 1

ترجمہ دریت:

نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا فقراء و عیال میں

قیامت کے دن دولت مندوں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے

تشریح:

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ فقراء و عیال میں قیامت کے دن باقی لوگوں

سے جنت میں پہلے جائیں گے۔ کیونکہ دولت مند حساب و کتاب میں مصروف

ہوں گے تو اس دوران فقراء و عیال میں کو حساب و کتاب نہ ہوگا۔ جنت

میں لے جایا جائے گا۔

جز 2

دونوں احادیث میں تعارض:

دونوں احادیث میں تعارض اس

لحظ ہے کہ بانج سو والی حدیث یا تو ان فقراء و عیال میں ہے

جو ضرورہ فقراء سے اعلیٰ و افضل ہوں گے۔ یا دونوں میں حد بندی نہیں

بلکہ بہت لمبا زمانہ جنت کے اندر پہلے جانا ضروری ہے۔

نبی پاک علیہ السلام میں ایسا جو بڑا یاد رکھیں کہ تیری بار جو بڑا یاد رکھیں
آپ نے اسکی بات نہ ماننے کا حکم دیا جس سے غائب ہو کر یہ حرمت کی طرف سے

لہجہ مشکوٰۃ شریف صفحہ کا نمبر

سوال نمبر

جز الف:

ترجمہ حدیث:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین نام اقیامت کے

جن اللہ تعالیٰ کے ہاں اس آدمی کا ہے جس کا نام بادشاہوں کا بادشاہ ہے

خط کشیدہ کی صرفی و معنوی تشریح:

ملک الاملاک:

املاک ملک کی جمع ہے اس کا معنی ہے بادشاہوں

کا بادشاہ یعنی سب کا پدے جس فارسی میں شہنشاہ کہتے ہیں

جز ب:

خط کشیدہ نام ممنوع کیوں:

یہ نام رب تعالیٰ کی عظمت کے لائق ہے

اس لیے یہ نام رکھنے سے روکا گیا ہے

جز ج:

درج ذیل الفاظ کے معانی:

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
نیک	برہ	خولعبودت	جمیلہ
نفاذ و منہ	رباج	بے فرمان	عاصیہ
آسانی	بسیار	بادشاہوں کا بادشاہ	شہنشاہ
کو خشن کرنے والا	حارث	پریشانی	حزن
		جمیلہ	صباح نام:
		حارث	
		ان دو (جمیلہ، حارث) کے علاوہ باقی سب معنی غلط ہیں	

ہی

نہی کیا وجہ :

1 بعض میں یہ ہے کہ تم نام رب تعالیٰ کی عفت ہے جسے شہنشاہ

2 اس سے بند کی ہے فرمانی ظاہر ہوتی ہے جسے عاقد

جبکہ رب تعالیٰ کی بندگی کا تقاضا یہ ہے کہ بندے سے فرمانبرداری ظاہر ہو

3 بعض میں یہ ہے کہ بدفالی نکلتی ہے مثلاً حزن نام رکھا جائے تو گھر

میں فتنے ظاہر ہوتے ہیں

سوال نمبر 2

جز الف :

ترجمہ حدیث :

دنیا کا زائل ہو جانا زیادہ آسان ہے اللہ پر

مسلمان آدمی کے قتل کیے جانے سے

تشریح :

اس حدیث مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ قتل ناحق کی مشرت، سختی

اور گندہ پوری دنیا کے خاتمے سے زیادہ ہے

جز ب :

یہ دونوں جز سالانہ پرچہ 4 اور سوال نمبر 3 جز 1 اور 2

میں گزر چکے ہیں :

سوال نمبر 3

جز الف :

ترجمہ حدیث :

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آدمی اگر کسی

جہان میں چھپ کر کوئی عمل کرے جیسا کہ کوئی دروازہ ہو اور نہ کوئی سوراخ

تو وہ عمل لوگوں تک پہنچ جائے گا

پہلے لکھتے ہیں کہ یہ ہیں بیسیوں کے

لکھتے

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بندے کا عمل جب رب تعالیٰ کا پیر
فرمانا چاہے تو وہ کسی راستے کا پابند نہیں ہے بلکہ اپنا بندہ فتنوع و خفوع
میں ڈوب کر محض رفعت الہی کے لیے عمل کرے اگر قدرت اسے پھیلانا
چاہے تو اس کے

حدیث سے مقلد و موالات

حدیث کا مقصد یہ ہے کہ رب تعالیٰ جسکی نیک
کو پھیلانا چاہے اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی
چیز بسا:

خود کشیدہ الفاظ کی ترکیب نوی: (کائنات کا مان)
کائنات خرچ کے خاغل سے حال بن رہا ہے۔ اور ماکان کائنات کی
خرچ ہے۔ اور ماکان تمام ہے۔
خرچ:

کوہ:

کب کی فتح کے ساتھ۔ اور پیش کے ساتھ بھی آیا ہے۔
مفتی: جائے کو امانی کو کھینچیں جو بندہ ہو یا دوسری ہوگی پیر
کوہ اس

اگر پیش کے ساتھ پڑھیں تو اس کے اس حال کو کہیں گے
جو پیر تھا پیرا پیر پیر پیر

سوال نمبر ۱

یہ مکمل سوال پرچہ صفحہ ۱۴۶ سوال نمبر ۱ میں گنزر چکا ہے۔

سوال نمبر ۲

جز ۱

ترجمہ حدیث:

حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے پاس بے دینوں کو لایا گیا آپ نے انہیں آگ میں جلایا یہ بات حضرت ابن عباس تک پہنچی انہوں نے فرمایا اگر میں یہ بتاؤں تو میں انہیں نہ جلاتا مگر نہ نبی پاک رضی اللہ عنہم نے منع فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ والا عذاب نہ ہو۔ اور میں انہیں قتل کرتا۔ کیونکہ نبی پاک رضی اللہ عنہم نے فرمایا جو شخص دین ہلائے اسے قتل کر دو۔
زنادقہ کے حکمانہ کے بارے میں اقوال:

فحتمی اقوال ہیں۔

- ۱۔ بعض نے کہا کہ یہ جو سیریں گارنیا فرقہ ہے
 - ۲۔ بعض نے کہا اسلام سے مرتد ہونے والے مراد ہیں۔ اور راجح بھی یہی ہے
- کیونکہ حدیث میں ہے میں بدل دینے کا قتل کرو۔ کہ جس نے دین اسلام کو ہلا کر اسے قتل کر دو۔ کیونکہ یہ مرتد ہوا

جز ۲

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں ایسی سزا کیوں دی:

بعض روایات میں ہے کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدا کیے لگے۔ تو آپ نے گھڑا گھوڑوں پر آگ جلا کر انہیں جلایا۔ اور یہ آپ کا اختیار تھا اور دوسروں کو ایسے فعل سے عبرت دلانا تھا ممکن ہے کہ آپ تک یہ حدیث نہ پہنچی ہو کیونکہ بعض روایات میں ہے کہ جب آپ کو حضرت عباس کے اس انکار کا پتہ چلا تو فرمایا کہ انہوں نے ٹھیک کہا۔

سوال نمبر 3

جز ۱

ترجمہ حریش:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے ساتھ کھلم کھلا جا رہے تھے یہاں تک کہ میرے ایسا چہرہ
بہائی سے فرماتے اے ابو بکر تیری چیز یا کافیا ہو اسکی ایسا چیز یا تھی جس
کے ساتھ وہ کھلتا تھا وہ مر گئی

منزل کا لغوی معنی:

غیر ساتھ خوش طبعی کرنا

اصطلاحی معنی:

ایسی قلام جو باعث نفیست ہو اور اس میں دلگلی ہو

جز ۲:

حریش مبارک سے ثابت ہونے والے تین مسائل:

- ۱ کسی پر ہونے کو روکے رکھنا جبکہ اس کی خواہش وغیرہ کا خیال رکھا جائے
- ۲ بچوں کے ساتھ شفقت، پیار کرنا عمدہ اور اعلیٰ اخلاق کا
انجام کرنا ہے
- ۳ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق کا ہر پہلو ہے

پہلے مشورہ شریفی غنی ۲۰۱۲

سوال نمبر ۱۱

جز ۱

ترجمہ حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رکے یا تھ دینار کی جو تھائی یا اس سے زیادہ جو رکے یا تھ وہی کائے جائیں گے

سرقہ کا لغوی معنی:

کسی سے کوئی چیز چھپا کر لینا

اصولاً معنی:

حال محفوظ کو چھپ چھپا کر لینا

حصہ جز ۲:

کتنی مقدار پر چور کا یا تھ کائے جائیگا:

اس بارے میں اختلاف ہے کہ کتنی مالیت کی چیز چورانے پر

یا تھ کائے جائے۔

امام شافعی کے نزدیک:

جو تھائی دینار یا اس سے زیادہ جو رکے یا تھ

برقحیہ پر ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک:

جو تھائی دینار یا تین دینار پر قحیہ پر ہے

دلیل:

امام مالک رحمہ اللہ کی دلیل یہی حدیث ہے۔

احناف:

دس درہم یا اس سے زیادہ مالیت کی چوری پر قحیہ پر ہے

دلیل: لا قحیہ فی اقل من عشرة درہم (مسند امام)

اضافہ کا جواب :

ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ دنیا کی مالیت میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے کبھی ربح دنیا ۱۰۰ درہم تک آجاتا ہے اس لیے مالیت کی مقدار ۱۰۰ درہم ہو۔

سوال نمبر ۲

جز ۱

ترجمہ حدیث :

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایسا شخص نے

عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ایسا شخص ایسا دوست

یا بھائی کو ملتا ہے تو کیا اس کے لیے جہنم جائے فرمایا نہیں بلکہ اس کے

بغل پر ہو فرمایا نہیں بلکہ اس کا ہاتھ پکڑ کر ^{اس کا} مصافحہ کرے فرمایا ہاں

خوش نصیبہ الفاظ کی تشریح :

لقبیلہ :

یہ لقبیل سے فعل مصارع کا صیغہ ہے معنی ہے جو سے لینا

مصافحہ :

یہ مصافحہ سے فعل مصارع کا صیغہ ہے معنی ہے ہاتھ ملانا

جز ۲ :

دوسروں کے ہاتھ جو ملنا کیسا :

اگر ہزار ہا ہو اور چون

والے کی نیت بھی ٹھیک ہو اور جبکہ ہاتھ چوم رہا ہے اس میں غرور و تکبر

بیراہن ہو تو زیادہ سے زیادہ جائز ہے

حدیث مبارکہ اس کے موافق یا محارفی :

حدیث اس کی نفی کرتی ہے

کیونکہ حدیث کے انوار ملکات جو منہایت اور بے ترہی پہی ہے کہ آج کل ان چیزوں سے ترس رہا ہے

سوال نمبر 3

جز 1

ترجمہ حدیث:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے وہ کھڑا ہو کر
پتھر کو بیٹھ جائے اس سے اتر غصہ جائے تو ٹھیکس ورنہ لپیٹ جائے۔
ختم ہوا

جز 2:

غصے کے وقت بیٹھ جائے یا لپیٹ جائے کا حکم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جسے غصہ آئے وہ اپنی حالت بدلے حالت بدلنے سے غصہ
ختم ہو جاتا ہے اس لیے ان کاموں کا حکم دیا۔ اگر کھڑا ہو کر بیٹھ جائے
لپیٹ جائے اور پھر نیچے ہو جائے۔ کیونکہ ان تمام صورتوں میں حالت تبدیل
ہو رہی ہے اور غصہ کا علاج تبدیل ہے۔

سوال نمبر 3 جزلاً توجہ حدیث:

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جس نے اپنے غلام کو قتل کیا قتل کرے گا اس کو اور جس نے اپنے غلام کے اعضاء کاٹے یا اسے اعضاء کاٹیں گے۔

جزلاً اپنے غلام کو قصاصاً قتل کرنا:

الم ارأیت: اس بات پر متفق ہیں کہ سید کو اپنے غلام کے ہرے قتل نہیں کیا جائے گا

دلیل: سید اور غلام میں اس لحاظ سے کوئی فرق نہیں کہ غلام کی جان کا وہ صاحب ہے گویا وہ سید کی اپنی

جان ہے اور یہ اصول ہے کہ اپنی جان پر زیادتی کرنے کی صورت میں انسان ہر کوئی قصاص نہیں ہوتا۔

حدیث مذکورہ کا جواب: 1. حدیث شدت اور سستی پر محمول ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

گویا غلام کی جان کا تحفظ فرمایا اور سستی فرمائی خبردار فلاں پر حدت درازی نہ کرو ورنہ

جان سے زیادہ دعو بیٹھو گے۔ 2. دار قطن میں ہے کہ یہ آدھی نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر

مارا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قصاص نہیں لیا بلکہ اس کو کونے مامرے اور

ایک سال کے لیے جلا وطن کیا اور مسلمانوں کے ہر جسر خردار سے اس کا نام مٹانے کا حکم دیا۔

نوٹ: تو یہ حدیث ثابت کر رہی ہے کہ سوال والی حدیث عسریہ یا پھر شدت و سستی پر محمول ہے

عز کے غلام کو قصاصاً قتل کرنا: اس بارے اختلاف ہے

پہلے نزدیک: قصاص لیا جائے گا

امام شافعی کے نزدیک: کوئی قصاص نہیں

امام شافعی کی دلیل: ربنا انی کافر بالکفر العبر بالکفر العبر بالعبر

پہلے ہی دلیل: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کتب علیکم القصاص فی القتلی

وَلَتَبْنٰ عَلَیْہِمْ فِیْہَا اِنْ النُّفُسُ بِالْنُّفْسِ فِیْہِیْ یَاکُ عَلَی اللّٰہِ وَیَسْلَمُ فَرَمٰی اِلَیْہِ الْقَوَدُ وَالْحَمْدُ

مشاور فرمائی دلیل کا جواب:

قرآن میں جو فرمایا کفر بالکفر والعبر بالعبر بالعبر بالکفر بالکفر بالکفر

اس کے مخالف یعنی کفر بالعبر یعنی کفر بالعبر نہیں بلکہ مقصود حرمے مقابلے میں حرمے کو کرنا ہے

مطلب یہ ہے کہ یہاں مفہوم مخالف مراد نہیں اور ویسے بھی وہ ہمارے نزدیک حجت نہیں۔

سورۃ البقرہ

جز ۱

ترجمہ حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب زنا کرنے آئے کسی ایسی
کئی بانڈھی پہرہ پہنا کر نکالنا پھر بھی یہ جانیے کہ اسے کون سے عمارت سے صرف
علامت نہ کرے پھر اگر زنا کرے تو پھر اسے حد دے کہ کون سے عمارت سے صرف
علامت نہ کرے پھر اگر تیسری بار زنا کرے تو اسکو بیچ دے چاہے اپنی اسی کے ہونے

خط اشیرہ لفظاً ذکر کرنے کی وجہ:
امہ احدکم:

اس لیے کہ یہ سارا کچھ اپنی بانڈھی کے ساتھ کرے گا غیر کئی
بانڈھی کے ساتھ نہیں

جز ۲:

آقا کا اپنے غلام یا بانڈھی پر حد جاری کرنا:
اس بارے میں اختلاف ہے کہ آقا خود اپنے غلام یا بانڈھی
پر حد جاری کر سکتا ہے یا نہیں
اضافہ کا حدیث ہے:
آقا خود حد جاری نہیں کرے گا

دلیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار کام وحی کے حوالے ہیں
ان میں سے ایک حد لگانا ہے۔

امام شافعی کا حدیث ہے:

آقا خود حد ملگا سکتا ہے

دلیل:

نبی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے،

اضافہ کا شواہد کو جواب:

یہاں در لگانا ضرور نہیں ہے
بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ در لگانے کے لیے جائزہ کی کو اجازت دینی
کے پاس لے جانا اور اس کی بد کاری کو ثابت کرنا ہے۔

سورہ نمبر ۳

جز ۱

ترجمہ حدیث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ مجاہد کرام
کی نفرت میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ عجیب کوئی شخص نہیں تھا۔ اس
کے بعد جو آپ کو دیکھتے تو کھڑے نہیں ہوتے تھے کہہ کہ وہ دیکھتے تھے کہ نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہونے کو پشیمانیس فرماتے تھے۔

خط کثیرہ عبارت کی: تو کہیں:

اصب الیہم من رسول اللہ:

یہ عبارت کم بلکہ کی خبر واقع ہو رہی ہے۔

جز ۲:

مذکورہ حدیث کا قیام تفسیری پر دلالت کرنا:

مذکورہ حدیث قیام تفسیری پر

دلالت نہیں کر رہی حق یہ ہے کہ آج کل قیام تفسیری مذکورہ سے بنا چاہے اس لیے کہ
اس میں تحظیم کم اور عقاد زیادہ ہیں۔ گو اصل قیام تفسیری کے آثار سے ثابت ہے
لیکن آج کل اس کو غلط سمجھا کر اسے استعمال کیا جا رہا ہے، عموماً قیام
اللہ کی رفائی خاطر نہیں ہوتا تحظیم کم ہوئی ہے اور ریاکاری حفا پرستی
زیادہ ہوئی ہے۔ اور پھر اس کو اسلوب لازم کر دیا ہے کہ قیام نہ ہونے والا معلوف اور
قابل اعتراض نفور سے دیکھا جاتا ہے اس لیے بہتر یہی ہے کہ یہ ۱۶/۹/۲۰۲۰
رکھا جائے۔

پرچہ مشعرہ شریفی فنی 2017
سورہ البقرہ

جز 1

ترجمہ حدیث :

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جسکو پاؤں قوم کو لوط والا حمل کرتے فاعل، مفعول دونوں
کو قتل کر دو۔

جز 2 :

لوٹی کی حد :

اس بارے میں کہا قتل فاعل

امام شافعی، صاحبین کا مذہب :

فاعل کی حد ذالی والی حد ہے

جسکو مفعول کی حد کو لٹے ہیں :

امام مالک امام احمد کا مذہب :

ہر حال میں لوٹی کو رجم کیا جائے

امام صاحب کا مذہب :

احادیث میں صریح حد کو لٹے سننا اذنی میں

سے امام جو مناسب سمجھے :

امام شافعی وغیرہ کی دلیل :

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا صلی و جد تمہ

یاجل عمل قوم لوط فاعل و المفعول بہ

اور صاحبین فرماتے ہیں یہ قفاد شہوت کے لحاظ سے نہ تعلق صفتی میں ہے

لہذا سننا بھی جیسی ہوگی

۱ امام عاصی کی دلیل:

یہ زناچیس ہے کیونکہ عاصی کرام نے اسکی سزا میں
اختلاف کیا ہے اگر زناچیس تاتو عاصی کرام اختلاف نہ فرماتے۔ لیکن جو سزا اس حدیثوں
میں آئی ہیں ان سے کسی ایسا کرنے لیا جائے گا۔
سورہ بقرہ

جزء ۱:

ترجمہ حدیث:

عنوت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی پاک علی اللہ عاصی
نے فرمایا جب تم میں سے کوئی خط لکھ کر اسے میرا لکھا کیونکہ اس سے حقہ میں کامیاب ہو گیا،

خط لکھنے کا مستوفی طریقہ:

پہلے اپنا نام لکھ پھر چکی حرف پہنچا دیا۔ اسکا نام لکھ
اور مکمل کرنے کے بعد اس پر میرا لکھا

جزء ۲:

فلتر بہ کے مفہوم میں کتنے اقسام ہیں:

- ۱ لکھ پونے کو منی میں بکھر کر اس کو خشک کرنے
- ۲ جس کی طرف خط لکھا دیا اس کے سامنے اظہار عبا جزئی اور
خط میں محبت بڑھانے والا اور۔

سورہ بقرہ

جزء ۱ ترجمہ حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دیکھو تم تحریر کرنے والا کو
تو اس کا منہ میں منی بکھرو۔

جزء ۲ (۱۲) فاضل وافی وجوہ التراب کے احوال:

۱ حدیث بخاری پر جو حدیث ہے جس
جو مال وغیرہ لینے کے لیے تحریر کر رہا ہے وہ دو گویا حال فقارت کی وجہ سے منی ہے۔

۲ اسکو کوئی تحریر چیز دے دو جس کی اہمیت نہ ہو۔

۳ جس مقصد کے لیے تحریر کر دیا وہ مقصد بظاہر اس کا اسکو ذلیل و رسوا کرو۔

علامہ یہ کہ جس کو اس غلام کا نام ہے اس کی خوش کرو۔

ترجمہ حدیث:

جناب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی امتوں سے رہیں آدمی کا جسے زخم پہریشان ہو کر چھری لی اور پٹا یا تھکا کاٹ دیا خون نہ رگا پلاس نہ کیا وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھ پر میرے بندے نے اپنی جان پیش کرنے میں جھری کی مین نے اس پر جنیت حرام کر دی۔

صرف خود کشی سے جنیت حرام ہوگی؟

جی ہاں جنیت خود کشی کی وجہ سے حرام کی گئی

اور وہ تو واحد ہے

وجہ: یہ ہے کہ یہ جان انسان کی ملکیت نہیں اس میں رب تعالیٰ کے

برعکس کوئی خوف نہیں کر سکتا جب تعالیٰ اس کا مالک ہے تو انسان نے خود کشی کرنے

اپنے غیر کی شے میں تصرف کیا جسکی اس کو اجازت نہ تھی اس لیے اسے جنیت میں

داخل نہ کرنے کی صورت میں سزا دی۔ لیکن حرام کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ

کافر ہو گیا کیونکہ خود کشی کرنے سے بندہ کافر نہیں ہوتا۔ جتنا عرصہ رہا ہے

گناہ و گنہ میں رہا گا پھر جنیت میں جائے گا۔

جنر ب:

خود کشی کرنے والے کے لیے دعائے مغفرت پڑنا:

جی ہاں خود کشی کرنے

والے کے لیے دعائے مغفرت کی جاسکتی ہے۔

در لیل:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہم یریدہ فاغفر

ترجمہ حدیث:

نور بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار قتلِ خطا یعنی شہید کی حدیت
سورہ انفاس میں جن میں سے ۶۰ و ۶۱ اور نینیاں ہیں جن کے بیٹ میں
بچے ہیں یعنی حاملہ ہیں۔

خط کشیدہ کی ترکیب:

اس میں تین ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ خط سے بدل ۲۔ صفت بنے ۳۔ یعنی فعل مقدر کا مفعول یا

جز ب:

قتلِ عمد، شہید کی قتلِ خطا، میں سے ہر ایک کی حدیت:

قتلِ عمد: ۱۵۱ اور ۱۵۲

شہیدِ عمد: ۱۵۱ اور ۱۵۲ جن میں سے ۶۰ اور نینیاں حاملہ ہیں

قتلِ خطا: ۱۵۱ اور نینیاں، اس ترتیب سے ۲۰ بنتِ مخاض

۲۰ بنتِ مخاض ۲۰ بنتِ لبون ۲۰ جزعہ ۲۰ حقہ

قتلِ عمد: جان بوجھ کر

آلہ قتل کے ساتھ کسی کو قتل

شہیدِ عمد:

اس آلہ کے ساتھ قتل کرنا جو عموماً قتل کے لیے استعمال نہیں ہوتا

مثلاً سلسلہ لٹکانے کا کرنا۔

قتلِ خطا:

غلطی سے کسی کو قتل کرنا

مثلاً تیرا آٹھ انری کر رہا تھا۔ اچانک کوئی ساخن آیا تیرا لگا کر لیا۔

مسوال نمبر 3

جز 1

ترجمہ حدیث:

عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوجحیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے پورے پھل میں پاتھ نہیں کئے گا بلکہ ان کی محفوظی کی ہوگی چیز میں بھی پاتھ نہیں کئے گا جب اسے باڑ یا ڈھیر پناہ دے پھر اس چیز میں پاتھ کئے گا جسکی قیمت ڈھال کو پہنچے۔
نصاب سرقہ میں احادیث شافعی کا قول:

دینار کی جو تھالی نصاب سرقہ ہے

اپنا جس نے ایسی چیز جو روپی کی جسکی مالیت دینار کی جو تھالی یا اس سے زیادہ تھی تو اس کے پاتھ کائے جائیں گے

جز 2:

مطلقاً پھلوں کی جو روپی کرنے پر حد سرقہ کا جاری کرنا:

رضاف:

درخت پر کھڑے ہوئے پھل یا کھانے کے پھل جو روپی کرنے کی ضرورت
میں پاتھ نہیں کٹیں گے۔۔۔ اس لیے کہ پاتھ وہاں کٹیں گے جہاں مال محفوظ
کو چرایا ہو اور جو درخت پر کھڑے ہیں یا توڑ کر غیر محفوظ جگہ پر ہیں
تو محفوظ نہ ہونے کی وجہ سے پاتھ نہیں کئے گا۔

شوافع:

شجر کے باغات جتنے بڑے چار دیواریں نہ ہو پھل چرانے کی

صورت میں پاتھ نہیں کٹیں گے

بہار مشکوٰۃ شریف غنی 2018
سوانح

جز الاولیٰ

ترجمہ حدیث

عروب بن شعیب وہ اپنے باپ سے وہ اپنے 1717 سے
سوریت کرتے ہیں نبی پائر علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر قتل کیا
وہ مقتول کے وارثوں کے حوالے کیا جائے اگر چاہیں تو اسے قتل کر دیں اگر
چاہیں تو دیت لے لیں اور وہ یہ ہے 30 حقہ 30 جزعہ 40 خلقہ
اور جس پر مصالحت کریں وہ انہیں ملے گی۔

خط کشیرہ الفاظ کے معانی:

حقہ: اونٹنی کا بچہ جو ایسے سال کا ہو۔
جزعہ: اونٹنی کا بچہ جو چار سال کا ہو۔
خلقہ: حاملہ اونٹنی

جز (یا):

قصاص کا نفوی معنی:

برابری قصہ بقصہ سے

اعد کلائی معنی:

ایسی سزا جو جرم کے مماثل اور مساوی ہو بلکہ قتل کی سزا قتل:

دیت کا نفوی معنی:

ودی، یری کا معنی یہ عذرہ کے وزن پر معنی ہے اپنا:

اعد کلائی معنی:

ایسا حال جو جرائم کے برے جرم کو یا اس کے خاندان کو دینا پر تعلق

قصص کے بارے میں قرآنی آیات:

- 1 وَلَقَدْ عَلِمْنَا فِيهَا مِنَ الْنَفْسِ بِالْنَفْسِ وَالْحَيْنَ بِالْحَيْنِ ... الآية
- 2 مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِخَيْرٍ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا
- 3 وَلَكُمْ فِي الْقِصَصِ حِكْمَةٌ
- 4 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَصُ فِي الْقِتَالِ الْحَرْبِ بِالْحَرْبِ وَالْجِدِّ بِالْجِدِّ ... الآية

حدیث کے بارے میں قرآنی آیات:

- 1 قَتَلُوا مَوْثَنًا خَطًّا فَخَرُّوا رِقَبَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَدَعَوْا لَهُمْ
- 2 وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّفْسِ
- 3 مَنْ يَقْتُلْ مَوْثَنًا مُتَعَمِّدًا غُزْرَاءَهُ جَهَنَّمَ

سورہ البقرہ

جزء الفتن

ترجمہ حدیث:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: **فیصلہ**
 وصال پانچویں پائے علی اللہ علیہ وسلم نے قتلِ خطائی حدیث میں 2 بنتِ عناق
 2 ابن عقیل 2 بنتِ لبون 2 جریرہ 2 حقہ

بنت عناق

اونٹنی کا وہ بچہ جو ایک سال کا ہو۔

بنت لبون:

اونٹنی کا وہ بچہ جو دو سال کا ہو۔

جزء ب:

یہ سالانہ پیرچہ 2018 سورہ البقرہ جزء ب میں گنزا چکا ہے۔

سورۃ النور

جز الف:

ترجمہ حدیث:

خوف عائدہ رفی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی گئی
فرمایا صدق کو ختم کرو مسلمیٰ زنا سے جتنی تم حماقت رکھو اگر مجرم کے لیے
کوئی راہ ہو نکالنے کی تو اسکی جان چھوڑو کیونکہ اسلام کا عافی میں غلطی
کرنا بہتر ہے کہ وہ سزا دینے میں غلطی کرے

مفہم حدیث:

اگر مجرم کی عافی کی کوئی صورت نکلتی ہے اور اسکا مجرم ہونا
شودہ اور قطعی دلائل سے ثابت نہیں ہوتا تو اسے حد نہ لگائی جائے
اس لیے کہ عافی اگر حد جاری کرنے کا فیصلہ کرے سبھی بنیادوں پر گہری نظر دینے پر
اور وہ فیصلہ خلاف واقعہ ہو تو یہ بہت بڑی خفایا ہے کہ اسکی مستی سے
انسانی جان ضائع ہو گئی اور اگر عافی فیصلے میں غلطی کرے مجرم کو معاف کر دے
سزا مدخلی کر دے تو غلطی ہے لیکن اس میں غلطی سے نہ تو انسانی جان جا رہی ہے
اور نہ ہی ایسا نقصان ہو رہا ہے جبکہ تلافی ہو اس لیے ضرور جاری
کرتے وقت انتہائی احتیاط مطلوب ہے۔

جز ب:

زنا کا اقرار کرنے والے سے سوال ان کرنا:

- 1 زنا کی تعریف پوچھے 2 یہ پوچھے کس طرح زنا کیا
- 3 پوری تفصیل کے ساتھ جواب حاصل کرے جس سے یہ یقین ہو جائے
کہ اس کی شہادت اسکی شہادت میں داخل ہوئی۔
- جو کام پہری کے ساتھ حلال انداز میں کیا جاتا ہے اس سے وہی کام
حرام انداز میں کیا۔
- 4 اگر گواہوں سے ثابت ہے کہ اسکی بیچائی اور گواہی گہری نظر سے
حاصل کی جائے۔

حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کا واقعہ

یہ جلیل القدر صحابی تھے

ان کے والد و عہد کر گئے تھے قحط ال عامی صحابی نے انکی پرورش کی۔
اسکی رہنمائی با ندر ہی بعض روایات کے مطابق جسکا مقام خالطہ تھا اس
سے انہوں نے زنا کیا لیکن خوف خدا شدید ترین پیرا ہوا تو انہوں
نے استغفار بہت زیادہ کی لیکن کتب کہ بنی پیکر علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ انہوں نے جتنی توبہ کی اس میں توبہ سے 70 بار گروں کی صحافی
ہو سکتی ہے۔

حضرت نے جب انکا خوف دیکھا تو انہوں نے مشورہ دیا کہ بنی پیکر علی اللہ علیہ وسلم
کے پاس جاؤ اور ان سے بیان کرو۔ قحط ال عامی یہ نہ تھا کہ انہیں
سزا ملے بلکہ محض انکا افسوس دور کرنے کے لیے بھیجا۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جب
اسلام کے سامنے جرم ثابت ہو جائے تو پھر حد لگانا اسکی ذمہ داروں سے
بہر حال بار بار اقرار کرنے کے بعد بنی پیکر نے انہیں سزا دی اور بنی پیکر
نے چنے پر اجماع کیا لیکن گو یہ رجم کی ابتداء تھی اس کے بعد حضرت ابوبکر
کو رجم کی قوم کا مشورہ مل گیا۔ انکی نظر ان میں انہیں رجم کی گئی، عذاب کریم
سید حضرت خالد بن ولید بھی شہید تھے انکو رجم کی خالد بن ولید نے جب یہ
دورے دور بھاگے جا رہے تھے اونکا جبر انہیں مارا جس سے اسکا
خون پھوٹا حضرت خالد کے بڑے مارے لگا انہوں نے کچھ سخت کھلے لیے جس پر
بنی پاک نے فرمایا خالد کچھ نہ کہو رب تعالیٰ نے انکی بخشش چاہی ہے۔
پھر بنی پیکر نے انکی نماز خیارہ پڑھائی اور انہیں دفن کیا اور یہی
الکالی سے ترویج کی فرمایا اس کو یہ سے پیر توبہ کوشش ہے کہ انہوں نے رب کی بارگاہ
میں خان کا توبہ پیش کیا فرمایا ^{بنی پاک} میں انہوں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں
حبیب کی توبہ میں غلطی کھائی ہیں

آیت رجم: الشیخ والشیخۃ اذا زنیَا فارجموہما الذی احسن اللہ واللہ عزوجل

یہ آیت سورہ احزاب کا انور تھی تلاوت منلوں کر دی گئی لیکن حکم جاری تھا

پرچہ مشورۃ شریف سالانہ 2019
سوال نمبر 2

جز 1

ترجمہ حدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی پاک
نے فرمایا یہ گناہ اصرار ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بخش دے مگر جو شرک کی حالت
میں مرے یا جو مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے

تحقیق:

یہ حدیث شریعت اور سختی پر محمول ہے بنی پاک علیہ السلام نے قتل
جیسے سخت جرم سے بچانے کے لیے سختی فرمائی اور مقنن (ساز) کو
اختیار ہے کہ وہ کسی جرم کو سخت اور نرم میں پیش کرے اس سے نفرت دلائے
یا بھی مہلک ہے کہ حدیث کا مصلوب ہو جس نے مومن کو مومن ہونے کی دم سے
حارم الحاکم سے وہ کافر ہو جائے گا

جز 2 ب:

مومن کی جان کا قیمتی ہونا قرآن و حدیث کی روشنی میں:

رب تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا من قتل مومنا متعمداً فجزاؤہ جہنم
مومن کی جان بہت قیمتی ہے بنی پاک علیہ السلام کافر مان

لنزول الدنیا اھون علی اللہ من قتل رجل مسلم

بنی پاک علیہ السلام نے ہجرت سے پہلے بعد کا آخری طواف کیا اور فرمایا
تیری عظمت بہت بڑی ہے لیکن ایسا مومن کی جان کو فناء نہ کرنا تیری عظمت سے
کچھ زیادہ ہے، ایسا انسان کو قتل کرنا اس میں بے شمار قباحتیں ہیں،

! انسان کی تذلیل یہ رب تعالیٰ کے حکم سے عروسی و زمین پر غنادر اور خون ریزی
یا رب تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان بندگی کا جو تعلق تھا اس کو منقطع کرنا

یہ اور اصل چیز یہ ہے کہ انسان اگر عیسائی معنی میں انسان ہے تو اس کی قیمت رب تعالیٰ کو
کوئی دے نہیں سکتا تو اس نے اپنے الٰہی چرخہ کی جتنی قیمت سے پوری کائنات پیدا کی ہے

سوال نمبر 3

جز الف:

ترجمہ قریش:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنے سلام نہ کرو جب انہیں راستے میں ملو تو انہیں تنگ راستے کی طرف جانے میں مجبور کرو۔
خلفہ کشیدہ کی وضاحت:

اگر قلعے میں سامنے پہوی یا عیسائی آجائے تو اسے قلعے درمیان میں مت چلنے دو بلکہ اسے مجبور کرو کہ وہ اُنیں کونہ پر دیوار کے ساتھ چھت کر چلے کیونکہ راستے کے درمیان میں چلنا یہ عموماً تعظیم اور جلال کو لُحاح کر رہا ہے جبکہ یہ عزت کے قابل نہیں اس لیے اُنیں کونے پر جلا کر یہ لُحاح کر کیا جائے کہ یہ سیدھے راستے سے ہٹ کر گئے۔ لہذا اب ان کا راستہ درمیان نہیں بلکہ اُٹرا ہے۔

جز ب:

یہود و نصاریٰ کو سلام میں ابتداء سے منع فرمانے کی وجہ۔
1۔ در رسول میں یہودی در عیسائی اسلام علیکم کی بجائے - السلام علیکم کہتے تھے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم انہیں جواب میں صرف علیکم کہو کیونکہ انہوں نے جو تم کو پر دیا وہ انہیں کہہ کر چل جائے گی۔
2۔ ان کا جواب سکوت سے دیا جائے۔ 3۔ انہیں ^{محض} علیکم کے الفاظ سے جواب دیا جائے۔
4۔ اگر کافر صحیح الفاظ "السلام علیکم" کے ساتھ بھی سلام کہے تب بھی اسے جواب دینے سے احتراز کیا جائے۔

قلہ گو گمراہ کو سلام کہنے کا حکم:

ایسے کلمہ گو گمراہ کو کہ جس کی برہمنی و افغ و یقنی ہو تو ان کو اسلام علیکم کہے۔ یا جواب دینے کا حکم۔ کافر کے حکم کی گنج ہے۔